سب مِل جُل کر اللّٰہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور جدا جدا نہ ہوجاوٓ۔ (القرآن، ۳:۱۰۳)

# آخر 'شیعہ' کیوں؟ ؟

لفظ **'شیعہ'** ایک نام ہے جو وہ مسلمان استعمال کرتے ہیں جو اہل بیتِؑ رسولؐ میں شامل اَئمّہؑ پر ایمان رکھتے ہیں. اس کے استعمال کا مقصد فرقہبندی یا مسلمانوں میں نا اِتفاقی پھیلانا نہیں ہے بلکہ اس کے استعمال کی وجہ یہ ہےکہ یہ لفظ قرآنِ مَجید میں ہے، سیّدُالاَنبیاؐء نے یہ لفظ استعمال فرمایا، اور اَوّلین مسلمانوں نے یہ لفظ اُس وقت استعمال کیا جب 'سُنّی' اور 'سلفی' جیسے (جدید) الفاظ ایجاد نہیں ہوئے تھے.

---

## لیکن پیغمبرؐ فرقہ بندی کے الفاظ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟ ؟

کیا خَلیلَ اللّٰہ حضرت ابراہیمؑ تفرقہ پَسند تھے؟ کیا حضرت نوحؑ اور حضرت موسیٰؑ کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے؟ ؟ اگر لفظ 'شیعہ'فرقہ بندی اور اِنتشار پھیلانے والا ہوتا، تو نہ تو اللّٰہ اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے لئے یہ لفظ استعمال کرتا اور نہ ہی حضرت محمد مصطفیٰؐ شیعوں کی تعریف فرماتے. اس بات پر خُصوصاً غور کرنے کی ضرورت ہے، کہ پیغمبرِ اسلامؐ کا مقصد مُسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرنا نہیں تھا. آپؐ نے اپنی حیات میں اپنے نائب کی حیثیت سے لوگوں کو حضرت علیؑ کی اِطاعت کی تَلقین فرمائی، اور اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا. بدقسمتی سے آپؐ کی ھدایات پر عمل پیرا ہونے والوں کی تعداد بہت کم تھی اور یہ فرمانبردار 'شِیعان علیؑ' کے نام سے پکارے گئے. اس گروہ کو نااِنصافی اور تَشدّد کا نشانہ بنایا گیا اور رَحمتُ اللِعالَمینؐ کے بعد یہ تکلیف اور ظلم سہتے رہے. اگر سارے مسلمانوں نے رسولؐ کے فرمان کی اطاعت کی ہوتی تو آج اسلام میں کوئی فرقہ یا گروہ نہیں ہوتا. ایک حدیث میں پیغمبرؐ نے فرمایا:

'میرے بعد بہت جلد ہی تم لوگوں میں نفرت اور فتنہ سر اٹھائے گا. جب ایسا وقت آئے تو جا کر علیؑ کو ڈھونڈنا کیونکہ علیؑ حق کو باطل سے جدا کرسکتا ہے.'

۔ علی متّقی الهندی، کنزالاعمال، (ملتان)، ج ۲، ص ۶۱۲، نمبر ۳۲۹۶۴

ابتداء میں قرآن کی جو آیت پیش کی گئی اس کے بارے میں علمائے اہلِ سنّت نے اہلِبیتؑ نبوت کے ائمہؑ میں سے چھٹے امامؑ، حضرت جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے،

'ہم اللّٰہ کی وہ رسّی ہیں جِن کے لئے اللّٰہ نے ارشاد فرمایا: سب مِل جُل کر اللّٰہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور جدا جدا نہ ہوجاوٓ۔' (القرآن، ۳:۱۰۳)

۔ الثعالبی، التفسیرالکبیر، سورة ۳، آیت ۱۰۳ کی تفسیر کے ذیل میں.
۔ ابنِ حجر الهِیثمی، الصَواعِق المحرقة، (مِصر)، باب ۱۱، حصّہ اوّل، ص ۲۳۳

لہذا اگر اللّٰہ نے فرقہ بندی کی مذمت کی ہے، تو مذمت ان لوگوں کو کی گئی ہے جو اللّٰہ کی رسّی سے جدا ہو گئے، ان لوگوں کو نہیں جنہوں نے اُسے مَضبوطی سے تھامے رکھا !

نتیجتاً واضِح ہے کہ لَفظ شیعہ قرآن میں پروردگار کے عالی مرتبہ بندوں اور احادیثِ نبویؐ میں حضرت علیؑ کے ساتھیوں کے لئے استعمال ہوا. اللّٰہ اور اس کے رسولؐ کے مقررکَردہ امامؑ کی پیروی کَرنے والے مذہب میں کسی بھی نا اِتفاقی سے مَحفوظ ہیں اور بہِشت کیخوشخبری حاصل کرنے والے اللّٰہ کی رَسّی کو تھامے ہوئے ہیں.

دینِ حق کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دیکھئے،
***http://al-islam.org/faq/***

## ‘شیعہ’ قرآن میں:

لفظ ‘شیعہ’ کے معنی ہیں ‘پیروکار’ یا کسی گروہ کے ارکان۔ اللّٰہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے کچھ نیک بندوں کا ذکرفرمایا ہے جو دوسرےنیک بندوں کے ‘شیعہ تھے۔

اور ابراہیمؑ اس (نوحؑ) کے شیعوں میں سے تھا۔ (القرآن ۳۷:۸۳)

‘اور وہ (موسیٰؑ) ایسے وقت، جب اہل شہر غافل تھے شہر میں داخل ہوا تو ناگہاں اس نے دو آدمیوں کو دیکھا جو باہم لڑ رہے تھے۔ ان میں ایک اس کے شیعوں میں سے تھااور دوسرااس کے دشمنوں سے تھا۔ ان میں سے ایک نے جو اس کاشیعہ تھا، دشمن کے مقابلے میں اس سے امداد طلب کی۔’ (القرآن ۲۸:۱۵)

لہذا لفظ شیعہ ایک باقاعدہ نام ہے اور پروردگار نے اس نام سے اپنے برگزیدہ عالی مرتبہ پیغمبر اور ان کے نیک پیروکاروں کو قرآن میں یاد فرمایا۔ کسی کے شیعہ ہونے میں کوئی حرج نہیں اگر وہ خدا کے نیک بندوں کا شیعہ (پیروکار) ہے۔ لیکن اگر کوئی خدا کے نافَرمان یا کسی ظالم کا شیعہ ہو جائے تو اس کا اَنجام اُس ظالم کے جیسا ہوگا جِس‌کی وہ پیروی کرتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ روزِحَشر، لوگوں کے گروہ آئینگے اور ہر گروہ کے آگے اَن کا اِمام (رہبر) ہوگا :

‘(یاد کرو) وہ دن جب ہر گروہ کو ہم اس کے امام کے ساتھ پُکاریں گے۔’ (القرآن ۱۷:۷۱)

قیامت کے روز ہر شیعوں کے گروہ کا اَنجام اُس امام کے انجام سے وابَستہ ہوگا جِس کی وہ عملاً پیروی کرتے تھے۔ پروردگار نے قرآن میں دو طرح کے اماموں کا ذکرفرمایا:

‘اور ہم نے ان کو ایسے امام قرار دیا جو (جہنّم کی) آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور قیامت کے دن اُن کی مدد نہ کی جائے گی۔ اور ہم نے اِس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی ہےاور قیامت کے روز وہ بَدحالوں میں سے ہونگے’ (القرآن ۲۸:۴۱-۴۲)

دوسری طَرف قرآن میں ایسے ائَمّہ کا ذکر ہے جن کو اللّٰہ نے اِنسانیت کے لئے رہبرو پیشوا مقرر فرمایا:

‘اور ان میں سے ہم نے امام منُتخب کئے جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے،اس بِنا پر کہ انھوں نے صَبر کیا اور ہمارے آیات پر یقین رکھتے تھے۔’ (القرآن ۳۲:۲۴)

یقیناً اِن اماموں کے سچّے پیروکار ہی روزِ قیامت کامیاب ہونگے۔

## ‘شیعہ’ حَدیث میں:

تاریخِ اسلام میں لفظ ‘شیعہ’ بِالُخُصوص امامِ علیؑ کے پیروکار اور ساتھیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ بعد میں ایجاد نہیں ہوا بلکہاِس کا استعمال کرنے والی سب سے پہلی ہستی پیغمبرِاسلامؐ کی ذاتِ گرامی ہے۔ جب قرآن کی یہ آیۃ مبارکہ نازل ہوئی:

‘وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے اعمالِ صالِح انجام دیئے ہیں یقیناً (اللّٰہ تعالی کی) بہترین مخلوق ہیں’ (القرآن ۹۸:۷)

تو رسول اللّٰہؐ نے علیؑ سے فرمایا: ‘یہ تم اور تمھارے شیعوں کے لئے ہے۔’ آپؐ نے مزید ارشاد فرمایا: ‘قسم ہے اس ذات کی جس‌کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت کے دن یہ (علیؑ) اور اس کے شیعہ نجات یافتہ ہونگے

- جلال الدّین السُیوطی ، تَفسیرِ الدرالمَنثور، (مِصر) ج ٦، ص ۳۷۹
- ابنِ جَریر الطَبری، تَفسیرِ جامع الْبَیان، (مِصر) ج ۳۳، س ۱۴٦
- ابنِ عَساکِر، تاریخ دمشق، ج ۲، ص ۳۳۳، ۳۷۱
- ابنِ حجر الهیثمی، الصَواعِقَ المحرقة، (مِصر)، باب ۱۱، حِصّہ اَوّل، ص ۲۴۷-۲۴٦

رسول اللّٰہؐ نے فرمایا: ‘اے علیؑ! تم اور تمھارے شیعہ قیامت کے دن اللّٰہ کے سامنے ایسے آئینگے کہ وہ اللّٰہ سے اوراللّٰہ اُن سے راضی ہوگااور تمھارے دشمن مَغضُوب اور اکڑی گردنیں لئے آئینگے

- ابن الأثیر، النِّہایه فی غَریب الحَدیث، (بیروت، ۱۳۹۹)، ج ۴، ص ۱۰٦
- الطَبرانی، المعجم الکبَیر، ج ۱، ص ۳۱۹
- الهیثمی، مجمع الزوائد، ج ۹، نمبر ۱۴۱٦۸

رسول اللّٰہؐ نے فرمایا: ‘اے علیؑ ! خوش ہو کہ یقیناً تم اور تمھارے شیعہ بہِشت میں ہونگے !’

- احمد ابنِ حَنبل، فضائلُ الصَحابه، (بیروت)، ج ۲ ص ٦۵۵
- ابونعیم الاصفهانی، حلیة الاولیاء ، ج ۴، ص ۳۲۹
- الخطیب البَغدادی، تاریخ بغداد ، (بیروت)، ج ۱۲، ص ۲۸۹
- الطَبرانی، المعجم الکبیر، ج ۱، ص ۳۱۹
- الهیثمی، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۲-۲۱
- ابنِ عَساکِر، تاریخ دمشق، ج ۴۲، ص ۳۳۲، ۳۳۱
- ابنِ حجر الهیثمی، الصَواعِق المحرقة، (مِصر)، باب ۱۱، حصّہ اوّل، ص ۲۴۷